خلافت لائبریری۔ ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 17- مئی 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 17- مئی 1999ء - صفر 1420 ہجری- 17 ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 108

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفاق کی علامات

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں وہ منافق ہے -اور اگر کوئی ایک پائی جائے تو اتنا حصہ اس میں نفاق کا ہو گا یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے -وہ باتیں یہ ہیں کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے -جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا -جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے اور جب جھگڑا ہو تو گالیوں پر اتر آتا ہے-

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب اذا خصم فجر و کتاب الشہادات باب من امر بانجاز الوعد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے۔ بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔ اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے پھر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔

تو اب دیکھو کہ صحابہ کرامؓ اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرات اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہو گا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہو گی۔ ہمیشہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس سے بچاوے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 456-455)

منافق کو دکھ کے ساتھ جلن کا عذاب بھی چکھنا پڑتا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفاق کی بیماری کی مندرجہ ذیل علامات بتائی ہیں اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر (بخاری کتاب المظالم و کتاب الشہادات) یعنی جب منافق بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھائیں تو وہ خیانت کرتا ہے اور جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دیتا ہے اور جب جھگڑا ہو تو گالیوں پر اتر آتا ہے۔

یہ علامات منافقت کا لازمہ ہیں کیونکہ منافق چونکہ اپنے نفاق کو چھپانا چاہتا ہے اس کا ذریعہ وہ یہی سمجھتا ہے کہ اگر اس پر کوئی الزام لگائے اور اس کے عیب کو ظاہر کرے تو وہ جھوٹ بولے اور اس سے لڑ پڑے اور گالیوں پر اتر آئے تا کہ لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھر جائے۔ اسی طرح اسے جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت رہتی ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے اندرونہ کو چھپا نہیں سکتا۔ وعدہ خلافی اور عہد کو توڑنا بھی اس کے خواص میں ہونا لازمی ہے کیونکہ منافق وہی ہوتا ہے جو ایک قوم سے بظاہر تعلق رکھ کر دراصل اس سے بگاڑ رکھے۔ امانت میں خیانت بھی اس کا ضروری خاصہ ہوتا ہے کیونکہ اپنے قومی راز غیروں کو بتائے بغیر وہ ان میں مقبول نہیں ہو سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص 173)

مومنوں کی جماعت کو مد نظر رکھتے ہوئے منافق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو صرف ظاہر میں مومنوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں لیکن دل میں منکر ہوتے ہیں اور ان کی ظاہری شمولیت محض دنیوی فوائد یا قومی جتھا بندی کی وجہ سے ہوتی ہے- اور ایک وہ منافق جو عقلی دلائل سے تو ایمان کے اصول کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کے اندر ایسی مضبوطی نہیں ہوتی کہ اس کے لئے پوری طرح قربانیاں کر سکیں پس ایسے لوگ اپنی عملی کمزوری کی وجہ سے نہ کہ عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے عمل میں سستی دکھاتے ہیں اور کبھی کفار کا زیادہ دباؤ پڑے تو ان کی ہاں میں ہاں بھی ملا دیتے ہیں اور ان سے تعلق و محبت بھی جتا دیتے ہیں اور دل میں خیال کرتے ہیں کہ جب صداقت کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ دینا ہی ہے تو کیا حرج ہے کہ مداہنت کر کے ہم اپنے آپ کو نقصان سے بچا لیں- اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر سب لوگ ہی اس طریق کو اختیار کر لیں تو صداقت کی تائید کون کرے- اور یہ خیال بھی نہیں کرتے کہ صداقت کو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے فتح دینی ہی ہے لیکن انہیں اپنے انجام کا بھی تو خیال کرنا چاہئے اگر صداقت کامیاب ہو گئی مگر وہ صداقت کے منکروں میں شامل ہو گئے تو ان کو اس سے کیا فائدہ-

(تفسیر کبیر جلد اول ص 160)

کفار کی نسبت فرمایا تھا ولھم عذاب عظیم ان کیلئے بڑا عذاب ہے- اس آیت میں منافقوں کی نسبت فرمایا ہے ولھم عذاب الیم یعنی ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ کافر کو خواہ کس قدر عذاب ملتا ہو وہ مقابلہ کر کے اپنے دل کا بخار نکال لیتا ہے اور اس طرح بدلہ لینے سے جو انسان کو تسلی ہوتی ہے وہ اسے حاصل ہو جاتی ہے مگر منافق بد بخت چونکہ اپنے اندرونہ کو چھپاتا ہے اور اندر ہی اندر کڑھ کڑھ کر مرتا ہے اس لئے منافق کی حالت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے عذاب الیم کے الفاظ استعمال کئے گئے کہ اسے دکھ کے ساتھ جلن کا مزہ بھی چکھنا پڑتا ہے-

(تفسیر کبیر جلد اول ص 174)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 50

ریکارڈ شدہ 21- اپریل 1999ء
نشر 24- اپریل 1999ء

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

آسمانی علم

حضرت مصلح موعود کو اللہ نے کتنا علم دیا لیکن ہر کلاس میں رعائتی پاس ہوتے تھے۔

مجھے پتہ ہے میں بھی کئی دفعہ رعائتی پاس ہوا ہوں- ایک دفعہ جب میں نے ایف- ایس- سی کا امتحان دیا تھا- لگتا نہیں تھا کہ میں پاس ہو جاؤں گا برا حال تھا-

لیکن ہوا یہ کہ ایک پرچہ جو میرا سب سے خراب تھا- اس کے متعلق یونیورسٹی نے طے کیا کہ یہ پرچہ چونکہ بہت مشکل تھا اس لئے ہر لڑکے کو چھ نمبر رعائتی ملیں گے یعنی اگر اس سے کم ہوئے-

اور میں عین چھ نمبر کی حد میں آگیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے رعائتی پاس کروا دیا-

فرمایا:- بعض دفعہ اتفاق ہوتا ہے اور بعض دفعہ اللہ کی مرضی ہوتی ہے-

لطیفہ

ایک انسپکٹر سکول گیا اور لڑکوں سے غالب کے ایک شعر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کا ہے ایک لڑکے نے کہا سر یہ میرا نہیں ہے نہ ہی میرے ساتھیوں میں سے کسی کا ہے- انسپکٹر نے ماسٹر صاحب سے کہا لڑکے نے یہ جواب دیا ہے ماسٹر نے جواب دیا سر یہ شعر اسی کا ہے مگر یہ آپ کے رعب میں آکر جھوٹ بول رہا ہے-

سنجیدہ اشتہار

فرمایا یہاں کے ٹیلیویژن پر کھانا بھی بک رہا ہو تو رقص کر کے بیچتے ہیں کوکا کولا کا بھی اشتہار ہو تو ناچ ناچ کے بیچتے ہیں عجیب پاگلوں والا رواج ہے- ان کا اشتہار بغیر ناچنے اور گانے کے ہو ہی نہیں سکتا آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ کیا چیز کر رہے ہیں ایک ٹماٹو ساس ہے- یہ گا گا کے پیش کرتے ہیں-

یہ اشتہار بازی کا زمانہ ہے اب میں نے ایم ٹی اے والوں کو کہا ہے کہ شرافت کے ساتھ سنجیدہ اشتہار دیا کریں اور شروع کر دیں-

اس میں بتائیں کہ یہ فلاں کی بنی ہوئی چیز ہے بہت اچھی ہے آپ استعمال کر کے دیکھیں سستی بھی ہے- اس طرح اگر بات کر دیں تو کیا کسی کو سمجھ نہیں آئے گی-

فرمایا:- اب میں ان کو ہدایت دے رہا ہوں ان کو یاد کروانا ہمارے ایم ٹی اے کے اشتہار کا انداز بھی اپنا ہونا چاہئے- اس میں کوئی میوزک کوئی گانا کوئی ناچ ان میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہوگی-

بعض الفاظ کے معنی

مرغ بسمل- زخمی مرغ
ایک شعر ہے:-

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

فرمایا:-
بہت پیارا شعر ہے اور دردناک شعر ہے

رقص فانوس:- فانوس کے اندر شمع جلتی ہے اس کے اردگرد کی جھالر کو فانوس کہتے ہیں-

لَو شمعِ حقیقت کی اپنی ہی جگہ پر ہے
فانوس کی گردش سے کیا کیا نظر آتا ہے

فرمایا:-
بہت گہرا شعر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے عرفان کی بات ہو رہی ہے- اللہ تعالیٰ کی حقیقت تو اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے وہی رہتی ہے- مگر اردگرد جو ساری کائنات ہے وہ فانوس کی طرح ہے- وہ حرکت میں ہے اور اس حرکت سے خدا کی کیا کیا صفات دکھائی دیتی ہیں- ہر لحہ ایک نئی صفت دکھائی دیتی ہے- اس کو کہتے ہیں فانوس کی حرکت-

پہیلیاں

مسعود دہلوی صاحب کی بھجوائی ہوئی پہیلیاں حضور انور نے بیان فرمائیں-

پیلی پتنگ کرتی ہے جنگ
چبھو دیا نشتر کیا جو تنگ
اڑ گئی جھٹ سے دیکھو تو ڈھنگ

جواب:- زرد رنگ کی بھڑ

موٹر ہوں پر موٹر نہیں
سائیکل ہوں پر سائیکل نہیں
ریل نہیں ہوں جہاز نہیں
تیز ہوں پر شہباز نہیں

جواب ہے:- موٹر سائیکل

گنتے ہم کو گن نہیں سکتے
تکتے ہیں ہم تک آ نہیں سکتے
رات کو ہم پر سب کی نظر ہے
دن میں ہم کو پا نہیں سکتے

جواب:- ستارے

تیز رفتاری

حضرت مسیح موعود کی تیز رفتار ہوتی تھی مگر کوشش کر کے تیز نہیں چلا کرتے تھے- جیسے دریا خود بخود بہتا ہے اس طرح بغیر کوشش کے چلتے تھے- رفتار میں جب وقار آجائے تو اس سے یہ منظر پیدا ہوتا ہے-

رفتار مستانہ-

دجلہ را امروز رفتار عجب مستانہ ایست

یعنی:- آج کل تو دجلہ کی رفتار میں بڑی مستی پیدا ہو گئی ہے-

رعونت-

بعض کھلاڑیوں میں کھیل کی وجہ سے رعونت ہو جاتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا کوئی جواب ہی نہیں- بعض گانے والوں میں اپنے گانے کی رعونت ہو جاتی ہے- وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی اور اچھا گانے والا ہو- مگر خدا کا شکر ہے کہ ہمارے یہاں ایسا کوئی نہیں ہے جس میں ذرہ بھی رعونت ہو بلکہ انکساری ہے- رعونت کا برعکس انکساری ہوتا ہے-

آخری الفاظ

حضور انور نے فرمایا:-
آنحضرت ﷺ کے آخری الفاظ کیا تھے؟

فی الرفیق الاعلےٰ

آسمانی دوست میں غائب ہو جاؤں گا- فی فرمایا ہے- بعض روایتوں میں الیٰ بھی آتا ہے مگر جو مستند روایتیں ہیں ان میں فی الرفیق الاعلےٰ آیا ہے-

یعنی اپنے آسمانی دوست میں مَیں جذب ہو جاؤں غائب ہو جاؤں-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گلشنِ احمد معطّر ہو گیا
پھول مہکا اور سَرَوَر ہو گیا

چاند کا ٹکڑا جو اترا لحد میں
گھر کا ہر ذرہ منوّر ہو گیا

آسماں تیری قسم زندہ ہے وہ
خون میں اپنے ہی جو تَر ہو گیا

دیکھ کر اک ابنِ فارس کا شعور
شوق قربانی کا گُھر گھر ہو گیا

ہر طرف عُشّاق کے ہیں قافلے
چرچا ہر سُو بندہ پرور ہو گیا

چڑھ گئے نالے بہاؤ تیز ہے
اب تو ہر سجدہ ہی محشر ہو گیا

رہئے چل کے وحشیوں کے درمیاں
شہر میں رہنا تو دُوبھر ہو گیا

یوں جیا ایسے مُرا طاؔہر کہ وہ
شہسواروں میں وہ افسر ہو گیا

طاہر عارف

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر صاحب

جان پہ جان وارتے جاؤ ☆☆ اچھے انسان وارتے جاؤ

محنتی، خاموش طبع اور دلنواز شخصیت

صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے بارہ میں آپ کے عزیزوں، دوستوں اور بزرگوں کے تاثرات

صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی قربانی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی دلفریب شخصیت کا نقشہ ان الفاظ سے کھینچا کہ

"وہ نہایت محنتی، خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے" محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شخصیت واقعی بڑی دلفریب تھی مجھے محترم صاجزادہ صاحب کے جن دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں سے انٹرویوز کرنے کا موقعہ ملا سب کے خیالات اسی ایک مرکزی نقطہ کے گرد گھومتے ہیں کہ بلا شبہ آپ ایک نفیس شخصیت کے مالک تھے آپ کے اندر Nobility تھی آپ کی زندگی سادہ اور Natural تھی آپ ہر قسم کے نمود و نمائش سے پاک تھے۔

آپ چونکہ خاموش طبع تھے اور آپ کو اپنے جذبات کے اظہار کا شوق نہ تھا آپ کے جذبات کا اظہار صرف آپ کے رویوں سے ہوتا تھا جس نے آپ کے دوستوں اور عزیزوں پر بہت گہرے اثرات چھوڑے۔

شاندار تعلیمی ریکارڈ اور جذبہ وقف

صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شاندار تعلیمی ریکارڈ رکھتے تھے آپ نے ایف ایس سی میں پشاور بورڈ سے اول پوزیشن حاصل کی اس سے پہلے آپ ایبٹ آباد پبلک سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے تھے جس کا شمار ہمارے ملک کے بہت اعلیٰ سکولوں میں ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے امریکہ تشریف لے گئے جہاں جارج میسن یونیورسٹی سے Computer Science کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ ربوہ تشریف لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جذبہ وقف کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا:۔

"یہ کوائف ان کی ذہنی اور علمی عظمت کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے اصل تعلیم تو ان کی واقف زندگی ہونے کی ہے"

آپ نے اعلیٰ تعلیم صرف جذبہ وقف کے تحت ہی حاصل کی کیونکہ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جانے سے پہلے آپ نے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کی اجازت مانگی امریکہ میں ابھی آپ کی تعلیم مکمل نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے حضور کی خدمت میں لکھا۔

"حضور کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے زندگی وقف کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے اجازت لی تھی انشاء اللہ اگست 89ء میں میری تعلیم M.S Computer Science مکمل ہو جائے گی اس کے بعد حضور جہاں مناسب سمجھیں مجھے کام پر لگا دیں"

حضور کی ہدایت پر آپ کو ربوہ بجھوا دیا گیا۔ یہاں آکر آپ نے جماعت میں پہلی دفعہ کمپیوٹر کا باقاعدہ شعبہ قائم کیا اور اس حوالے سے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے بڑے بھائی محترم صاجزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے بتایا کہ ایک تو آپ کا جذبہ وقف تھا ساتھ ساتھ ان کی طبیعت یہاں کے ماحول کو زیادہ پسند کرتی تھی انہیں یہاں کام کرکے زیادہ مزا آتا تھا۔

محنت کی عادت اور ذہانت

صاجزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے بتایا کہ آپ ذہین تھے اور اعتدال بھی بہت تھا میرا ان کے بارے میں یہ تجربہ تھا جب بھی ان سے کوئی مشورہ مانگا تو پہلے مشورہ پر ہی بات ختم ہو جاتی ان کو بات سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت حاصل تھی انہوں نے بتایا کہ آپ بہت محنت کے عادی تھے کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتے تھے آپ جب امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے تشریف لے گئے وہاں جاتے ہی انہوں نے اس عزم کو سامنے رکھا کہ میں نے تعلیم مکمل کرکے واپس جانا ہے امریکہ میں چونکہ اعلیٰ تعلیم کا حصول خود کام کئے بغیر ممکن نہیں اس لئے فوراً ہی آپ نے وہاں کام شروع کر دیا اور کسی پر بوجھ بنے بغیر اپنی تعلیم مکمل کی۔

صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب پاکستان آئے تو انہیں کمپیوٹر کا شعبہ دیا گیا جس کا آغاز انہوں نے خود کرنا تھا اس پہلو سے آپ نے بہت محنت کی اور اس شعبہ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔

محترم نعیم اللہ ملی صاحب جنہیں عرصہ نو سال تک محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا انہوں نے بتایا کہ آپ دفتر میں کام بڑی محنت سے کرتے تھے ابتدائی دنوں میں جب کمپیوٹر کا شعبہ شروع ہوا تو رات دیر تک کام کرتے رہتے اپنے کام سے انہیں بڑی لگن تھی اور اپنے ساتھیوں سے بھی وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ نیک نیتی سے کام کریں وہ خود بھی بڑے Punctual تھے۔

اسی طرح مکرم کلیم احمد قریشی صاحب کو بھی تقریباً آٹھ سال سے محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہوا انہوں نے بتایا کہ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا وہ خاموش استاد تھے کام اس انداز سے کرتے تھے کہ دوسرے دیکھ لیں اور کرلیں اپنے کام میں اتنے مگن ہوتے تھے کہ بعض اوقات ایک ہی چھت کے نیچے اکٹھے کام کرنے کے باوجود کئی کئی دن تک کوئی تفصیلی بات چیت نہیں ہو سکتی تھی۔

محترم صاجزادہ صاحب نے اپنے ساتھ بہت سے نوجوانوں کو تربیت دی پروگرامنگ کے علاوہ ان کی خواہش تھی کہ ہمارے عملے کے اندر ہی ایسے لوگ تیار ہو جائیں جو ہارڈ ویئر کا کام بھی سنبھالیں محترم کلیم قریشی صاحب نے بتایا کہ صاجزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے میری حوصلہ افزائی کی اور ہارڈ ویئر کے سلسلے میں مختلف لوگوں سے ملوایا اور اب ہم دفتر کا Hardware کا کام خود ہی کر رہے ہیں۔

محترم صاجزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سے خاکسار نے جب محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے حوالے سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ وکالت مال ثانی میں میں جب تھا تو اس وقت انہوں نے سارے سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کیا وہ اتنی تیزی سے کام کرتے تھے کہ ہفتے کا کام دو دنوں میں کر لیتے تھے وہ کام کو بڑی جلدی سمیٹتے تھے بڑی Planning سے کام کرتے کبھی اس حوالے سے کوئی میٹنگ ہوتی تو ایجنڈا پہلے تیار کرتے وصیت کا سارا نظام بھی انہوں نے ہی کمپیوٹرائز کیا پچھلے دنوں کینیڈا سے کوئی دوست آئے انہوں نے ان کا کام دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا کہ یہ کام ہم وہاں بھی نہیں کر سکے۔

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کا اپنے جذبات کا بے ساختہ اظہار

محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ شاعری نہیں کرتے لیکن محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی قربانی پر اپنے بے ساختہ جذبات کا انہوں نے منظوم اظہار فرمایا۔

وہ ہمارا بھی تھا اور تمہارا بھی تھا
میرے پیارے کی آنکھوں کا تارا بھی تھا

بہت عاجزی تھی بہت سادگی
محبت کا دل میں شرارا بھی تھا

عزیزم غلام قادر میں خاموشی کے ساتھ محنت اور دیانتداری سے کام کرنے کی عادت تھی میں نے ان کو کبھی اونچی آواز سے بولتے نہیں سنا خاموشی کے ساتھ محنت کرتے تھے کسی الجھن اور جھگڑے وغیرہ میں نہیں پڑتے تھے اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں بھی مسلسل خدمت کے لئے وقت دیتے تھے۔

ایک خوبی ان میں یہ نظر آتی تھی کہ وہ بہت صاف ستھرے رہتے تھے ان کے بچپن کے بارے میں بی بی امتہ المتین بتاتی ہیں کہ ہمارے گھر کے سامنے بچے کھیلا کرتے تھے سب بچوں کے کپڑے ربوہ کے گرد و غبار اور مٹی کی وجہ سے میلے ہو جاتے تھے لیکن میاں غلام قادر تو ایسا لگتا تھا کہ لانڈری سے نکل کر آئے ہیں۔

خدام الاحمدیہ میں خدمات

محترم صاجزادہ مرزا غلام قادر صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مرکزی عاملہ میں بطور مہتمم تجنید مہتمم مال اور پھر مہتمم مقامی کے طور پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

محترم میاں صاحب سال 95-1994ء میں مہتمم مقامی ربوہ تھے۔ اسی دوران ایک موقع پر دریائے چناب میں شدید سیلاب آیا اور خدام امدادی سرگرمیوں کے لئے متحرک ہو گئے۔ محترم کلیم احمد قریشی صاحب نے بتایا کہ اس موقع پر میاں صاحب نے بہت کام کیا زیادہ جاگنے سے بعض دفعہ ان کی آنکھیں سوج جاتی تھیں کہتے تھے کہ میں گھر جاتا ہوں تو بیٹھا نہیں جاتا۔

اسی طرح اسی سال ایک موقع پر دریائے چناب کے کنارے پر انتظامیہ نے اپریشن کلین اپ کیا اور بہت سے مکانات مسمار کر دیئے ان میں جماعت کے ایک کارکن گلزار کا گھر بھی شامل تھا۔ گلزار صاحب مدد کے حصول کے لئے مہتمم صاحب مقامی کے پاس آئے۔ مکرم نعیم اللہ ملی صاحب نے بتایا کہ وہ اس وقت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ناظم وقار عمل تھے۔ محترم میاں صاحب نے ملی صاحب کو گلزار صاحب کی مدد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ نے دریائے چناب کے اس پار جہاں گلزار صاحب کو متبادل زمین دی گئی تھی ان کا مکان تعمیر کیا۔ ربوہ سے مستری رضاکارانہ طور پر وہاں جاتے رہے اور خدام نے وہاں مزدوروں کی طرح کام کیا جب ان کا مکان بن گیا تو محترم میاں صاحب وہاں تشریف لے گئے اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بتایا کہ بیت مبارک سے ملحق پلاٹوں میں سے ایک پلاٹ مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے کہ وہ وہاں پودے لگوائے اور اسے صاف ستھرا رکھے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بتایا کہ ایک دوپہر تین بجے کے قریب میں احمد نگر جا رہا تھا تو میں نے اس وقت میاں غلام قادر صاحب کو مالیوں کے ساتھ خود اپنے ہاتھ سے وہاں کام کرتے دیکھا اور اس وقت وہاں جو پودے موجود ہیں وہ زیادہ تر محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب ہی نے لگوائے ہوئے ہیں۔

کھیلوں میں دلچسپی

محترم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے بتایا کہ محترم صاحبزادہ غلام قادر صاحب سکول کے زمانے سے ہی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے اور اپنے سکول کے سینئر پریفیکٹ بھی تھے اور ساتھ ساتھ فٹ بال ٹیم کے کیپٹن بھی تھے۔ محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے بتایا کہ محترم میاں صاحب کو سائیکلنگ کا بہت شوق تھا ایک دفعہ سائیکل پر لاہور سے پنڈی بھی گئے انہیں شکار کا بھی شوق تھا نشانہ بہت اچھا تھا۔ محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے بتایا کہ قادر جسمانی طور پر بہت ٹف Tough تھے۔

محترم نعیم اللہ ملی صاحب نے بتایا کہ جب آپ مہتمم مقامی ربوہ تھے تو اس وقت خدام الاحمدیہ مقامی نے فٹ بال کا ٹورنامنٹ کروایا اس میں کوارٹرز تحریک جدید کی طرف سے آپ خود بھی کھیلے۔

نفاست، شرافت اور انکسار

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کے والد محترم مرزا مجید احمد صاحب سے جب میں نے ان کے بیٹے کے بارے میں تاثرات پوچھے تو انہوں نے بتایا کہ مختصر لفظوں میں میرے بیٹے کے Character کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس کے اندر Nobility تھی یعنی اس کی چال ڈھال، گفتگو، نشست و برخاست لوگوں کے ساتھ تعلقات اپنے بچوں اور والدین کے ساتھ تعلقات سب کے اندر Nobility پائی جاتی تھی کوئی کسی قسم کا ہلکاپن میں نے اس کے کریکٹر میں نہیں دیکھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بتایا کہ قادر کے اندر سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس کے اندر احساس ہی نہیں تھا کہ میری بڑی کوالیفیکیشن ہے بلکہ وہ عام کارکن کی طرح کام کرتے تھے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بتایا کہ کمپیوٹر کا Professional نہ ہونے کے باوجود اپنے ذہن کے مطابق کوئی مشورہ دیتا تو بڑے آرام سے میری بات سنتے ان کے اندر اپنے Profession کے حوالے سے بڑی عاجزی تھی دس دفعہ بھی کوئی کام کہو تو چڑتا نہیں۔ مذاق بھی سلجھا ہوا ہوتا تھا قوت برداشت بڑی تھی۔

محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے محترم مرزا غلام قادر احمد صاحب کی شخصیت کا احاطہ اس طرح کیا کہ وہ نہایت نفیس آدمی تھا۔ وہ Natural تھا اگر اس کا جھگڑا کسی سے ہو رہا ہے تو اسی حد تک ہو رہا ہے وہ اس اختلاف کی حد تک اس سے اختلاف کرے گا اس سے زائد نہیں۔ ربوہ کے وقف نو کے سیکرٹری کے طور پر وہ وقف نو کا Data کمپیوٹرائز کر رہے تھے اس کے لئے وقت بھی دیتے تھے۔ بطور سیکرٹری وقف نو وہ چاہتے تھے کہ انسانیت کے حوالے سے گہری خوبیاں نئی نسلوں میں پیدا ہوں۔

سسرال والوں سے وہ محبت رکھتا تھا جمعہ کا دن وہ ہمارے ہاں ہی گزارتے تھے۔

محترم مرزا نصیر احمد صاحب نے بتایا کہ قادر کی طبیعت Selfless تھی۔ ہر کسی کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اپنے کام سے لگن بہت تھی۔ دفتر کی بات دفتر تک رہتی تھی۔

دیانت کے بے مثال نمونے

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے بعض ایسے واقعات سامنے آئے جن سے آپ کے امانت و دیانت کے حوالے سے بے مثال کردار پر روشنی پڑتی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بتایا کہ 1993ء میں جب حضور نے قادر کو تحریک جدید کے نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ انگلستان پر بلایا تو اس موقعہ پر فیصل آباد تک جماعت کی جو گاڑی اسے چھوڑنے گئی اس میں اس کی والدہ، بیوی اور بچے بھی ساتھ گئے اس موقعہ پر قادر نے اپنی والدہ اور بیوی کو کہا کہ چونکہ یہ گاڑی جماعت کے خرچ پر مجھے صرف ائرپورٹ چھوڑنے آئی ہے اور اس دوران اگر ذاتی کام کے لئے اسے استعمال کیا گیا تو یہ بھی ایک قسم کی خیانت ہوگی اس لئے آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ واپسی پر راستہ میں رک کر آپ نے کوئی ذاتی خریداری نہیں کرنی۔

اسی قسم کا ایک واقعہ محترم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میں قادر کے دفتر میں بیٹھا تھا اور مجھے جماعتی کام کے سلسلے میں ہی ایک چٹھی لکھنی تھی چنانچہ میں نے کمپیوٹر کے پرنٹر میں استعمال ہونے والا ایک کاغذ لے لیا۔ قادر نے وہ کاغذ مجھ سے لے لیا اور اسی قسم کا ایک اور کاغذ اپنی دراز سے نکال کر مجھے دیا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ قادر نے اپنی ذاتی سٹیشنری دفتر میں رکھی ہوئی تھی۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ محترم نعیم اللہ صاحب ملی نے بتایا کہ شروع شروع میں جب ہم نے کمپیوٹر پر کام شروع کیا تو ہمیں بار بار پرنٹ لینے کی عادت تھی۔ مگر میاں صاحب اس کو ناپسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے کمپیوٹر پر اپنا ذاتی لیٹر پیڈ ڈیزائن کر کے اس کا پرنٹ لیا تو میاں صاحب اس پر ناراض ہوئے۔

محترم نعیم اللہ صاحب ملی نے بتایا کہ وہ دفتر کی چیزوں کا بڑا خیال رکھتے تھے بہت سی ذاتی چیزیں خرید کر دفتر میں لے آتے فضول خرچی بالکل نہیں کرتے تھے بلا ضرورت کوئی چیز نہیں خریدتے تھے اور بہت احتیاط سے رقم خرچ کرتے تھے۔

محبت کا مجسمہ

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے والے جتنے لوگوں سے ان کے حوالے سے گفتگو ہوئی انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے انہیں کبھی غصے میں نہیں دیکھا اگر کبھی کوئی نقصان ہوا ہے تو وہ خاموش ہو گئے مگر ڈانٹا کسی کو نہیں۔

دفتر کا عملہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی بے پناہ عزت کرتا تھا۔ اور یہ عزت میاں صاحب کی ذاتی شخصیت کی وجہ سے تھی نہ کہ افسر ہونے کی وجہ سے ان کے عملے نے بتایا کہ وہ اپنے آپ کو افسر نہیں بلکہ دوست سمجھتے تھے۔ اور یہ محبت اس قدر گہری تھی کہ نعیم اللہ ملی صاحب نے بتایا کہ میرے دل میں بڑی شدید خواہش تھی کہ میاں صاحب مجھے کوئی تحفہ دیں ایک دفعہ دفتر میں ان کی ایک پرانی ٹوپی ان کی اجازت سے گھر لے آیا اور پھر اسے پہنتا رہا۔ میرے دل کی یہ خواہش خدا نے پوری کر دی اور میاں صاحب کا تحفہ مجھے مل گیا میاں صاحب کی وفات کے چند روز بعد محترم قمر سلیمان احمد صاحب دفتر میں آئے اور ایک نئی پینٹ مجھے دے کر کہا کہ یہ قادر نے آپ کے لئے تحفہ رکھا ہوا تھا۔ میں یہ تحفہ پا کر قابو میں نہیں رہا اور دیر تک میاں صاحب کی اس محبت کو یاد کر کے روتا رہا۔

مجھے اپنے بیٹے کی قربانی پر فخر ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بتایا کہ مجھے اپنے بیٹے کی قربانی پر فخر ہے اس نے اپنی قربانی سے ہمیں بھی افتخار بخشا۔

انہوں نے بتایا کہ میری زمینوں اور باہر کے تمام کام اس نے سنبھال رکھے تھے اور مجھے ہر قسم کے آزار سے آزاد کر رکھا تھا وہ میرا بازو اور میرا سہارا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

جاں نثارانہ خطاب

مال و دولت اور زیورات تو کیا۔ صحابہ کرامؓ تو اپنی جانوں کا نذرانہ دینے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے تھے۔

جنگ بدر کے موقعہ پر جب حضور اکرم ﷺ نے جنگ سے متعلق صحابہ سے ان کا مشورہ پوچھا۔ تو حضرت مقداد بن اسود کھڑے ہوئے اور عرض کی۔

"یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں۔ کہ جا تو اور تیرا رب لڑے (بلکہ ہم تو وفا شعار خدام ہیں) آپ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی (اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ بڑھے۔ جب تک ہم میں آخری سانس ہے کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا۔"

حضرت سعد بن معاذؓ رئیس قبیلہ اوس نے انصار کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے عرض کی۔

"خدا کی قسم جب ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو پھر اب آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں۔ تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ اور آپ انشاء اللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے۔ اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔"

(سیرۃ خاتم النبیین ص 354-355)

ان صحابہؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب تبصرہ فرمایا۔

"ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ راضی ہو۔ اور اس کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 595)

حضرت مسیح موعود بھی اپنی جماعت میں اسی قسم کی اطاعت دیکھنا چاہتے تھے آپ جماعت کو متنبہ کرتے ہیں کہ

"جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اور کوئی کسی میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔"

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

قسط نمبر 5 آخر

کیا شخص تھا کہ بانٹنے آیا تھا رنگ و نور

بطور وزیر خارجہ - مسئلہ کشمیر کے چیمپئن- اقوام متحدہ میں شاندار کردار' اسلامی ممالک کی بے مثال خدمت

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پاکستانی دانشوروں کی نظر میں

قائداعظم کے دست راست اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے شروع سے ہی غیر معمولی نیکی وپاکیزگی قابل رشک علم و فراست بے پناہ قوت یادداشت اور منفرد لیاقت و قابلیت سے نوازا تھا- جس کا اعتراف اپنوں اور غیروں سب نے برملا اور بار بار کیا- موقر جرائد ماہنامہ خالد (خصوصی نمبر-دسمبر ۱۹۸۵ء جنوری ۱۹۸۶ء) ماہنامہ انصار اللہ (خصوصی نمبر نومبر-دسمبر ۱۹۸۵ء) اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان (ستمبر ۱۹۸۵ء) نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مایہ ناز شخصیت اور بے مثال ملی' قومی اور عالمی خدمات سے متعلق وطن عزیز کے ممتاز اہل علم و دانش کے تاثرات پر مشتمل قیمتی مواد شائع کیا- جسے مختلف عناوین کے تحت ترتیب دے کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (حوالے مضمون میں مختصر کر دیئے گئے ہیں)

سچائی اور عاجزی کا پیکر

(الف) تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن اور مشہور مسلم لیگی لیڈر جناب سردار شوکت حیات صاحب بیان کرتے ہیں:-

"ان کے اندر وہ ساری خوبیاں موجود تھیں جو ایک صحیح اور سچے.....(باخدا انسان) میں ہونی چاہئیں-"

(خالد ص ۱۰۱)

(ب) محترمہ شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال کا بیان-

"جس طرح چوہدری صاحب اور ان کی پوری جماعت کے خلاف آئینی اقدام کرایا گیا وہ میرے لئے بہت تکلیف دہ ہے- میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ وہ شخص جو کلمہ پڑھ لیتا ہے اور جو علی الاعلان اس کا اعلان کرتا ہے (-) اس کو رسول اللہ ﷺ نے بھی امت سے باہر نہیں نکالا اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار کہلاتا ہے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے حسن و احسان کا سلوک روا رکھا- آنحضرت ﷺ کے متبع ہونے کی حیثیت سے ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے-" (خالد ص 104)

ii محترمہ عابدہ سلطان آف بھوپال مزید فرماتی ہیں-

"وہ اتنے مخلص اور باخدا انسان تھے کہ باوجود اس کے کہ بعض طبقوں کی طرف سے مذہب کی آڑ میں ان کی شدید مخالفت کی گئی- میرے خیال میں اتنی عالم اسلام کی خدمت کسی اور نے نہیں کی جتنی انہوں نے کی ہے-... 1954ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندہ وفد میں مجھے بھی شمولیت کا موقع ملا- چوہدری صاحب ہر کھانے پر کہیں نہ کہیں مدعو ہوتے تھے- شاید ہی انہوں نے اپنی قیام گاہ پر کوئی کھانا کھایا ہو- چونکہ وہ مجھ سے اچھی طرح واقف تھے' قدر کرتے تھے اس لئے ہر دعوت میں جانے سے پہلے وہ مجھ سے ضرور پوچھ لیتے تھے کہ اگر آپ چلیں تو مجھے خوشی ہوگی تو میں ساتھ جاتی تھی اور مجھے بھی خوشی ہوتی تھی کیونکہ وہ جو وہاں تقریریں کرتے تھے وہ قرآنی علوم و معارف سے لبریز ہوتی تھیں اور طرز بیان ایسا دلکش ہوتا تھا کہ ہر بات لوگوں کے دل میں کھب جاتی تھی- جو لوگ آتے تھے وہ دین کے متعلق ان سے باتیں سننے کو آتے تھے پاکستان کے متعلق تو جو کچھ انہیں کہنا ہوتا تھا وہ اسمبلی کے باقاعدہ اجلاس میں کہتے تھے مگر یہ جو جگہ جگہ ان کی دعوتیں ہوتی تھیں یہ پاکستان سے متعلق امور کے علاوہ اس لئے بھی ہوتی تھیں کہ وہ بڑے پر اثر طریقے سے مذہب کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور لوگ اس سے متاثر ہوتے تھے اور میں بھی بہت متاثر ہوتی تھی- میں نے نہیں سنا کہ کبھی انہوں نے ہمارے عقائد کے خلاف ایک لفظ بھی کہا ہو- میں حیران ہوں کہ انہوں نے اتنی جان توڑ کوشش کی اور ان کی عمر اس وقت عنفوان کی نہیں تھی وہ جوان نہیں تھے وہ ضعیف تھے- اس ضعیفی میں انہوں نے اتنی بھاگ دوڑ کی اور اپنی صحت یا کسی چیز کی پرواہ نہیں کی اور پاکستان کا نام روشن کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اتنا زیادہ انہوں نے دین کا نام پھیلایا- امریکہ میں جتنے دن ہم رہے ہیں مجلس اقوام میں جو میں نے دیکھا میں اس سے بے حد متاثر ہوئی مزید برآں بہت سی روحانی باتیں' قرآن کی آیات اور احادیث اور ان کی تفاسیر جو میرے علم میں نہیں تھیں وہ میں نے ظفر اللہ صاحب سے سنیں-" (خالد ص 105)

(ج) جناب افضل حیدر رکن پاکستان بار کونسل کے مشاہدات-

"حضرت نبی کریم ﷺ سے انہیں بے پناہ عشق تھا- مجھے اکتوبر کے مہینہ کا ایک دن آج بھی یاد ہے اور اس موقع کی تصویر بھی میرے پاس محفوظ ہے جب محترم چوہدری صاحب اور میرے والد صاحب گلبرگ میں چوہدری بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر سارا دن بیٹھے رہے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت اور شان کے متعلق آپس میں باتیں کرتے رہے اور اس موقع پر مسلسل فارسی اور اردو کے اشعار ایک دوسرے کو سناتے رہے- میں کئی دفعہ ان کے پاس گیا- ہر دفعہ ان کا انہماک ترقی پر ہی پایا- دونوں کی آنکھیں بار بار ڈبڈبا جاتی تھیں اور شدت جذبات کی وجہ سے ان کا گلا رندھ جاتا تھا اور وہ بات جاری نہیں رکھ سکتے تھے- وہ دن مجھے کبھی نہیں بھولتا- آنحضور ﷺ کے ذکر مبارک پر چوہدری صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھ کر میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کیا قادیانی واقعی نبی کریم ﷺ کی شان کے منکر ہیں- اس دن کا نظارہ میرے لئے عجیب تجربہ ہے جسے میں فراموش نہیں کر سکتا-"

(خالد ص 109' 108)

(د) ڈاکٹر سید ظفر حیدر پروفیسر میو ہسپتال لاہور برادر سید افضل حیدر بیان کرتے ہیں-

"ان کے کردار میں Nobility' Courtesy' Politeness یعنی عظمت و شرافت دوسروں کا خیال رکھنا' نرمی اور پردہ پوشی جیسی صفات عروج پر تھیں اور یہ اخلاق کے وہ بنیادی اصول ہیں کہ جن کو جس عمدگی سے چوہدری ظفر اللہ خان نے نبھایا میری ذاتی زندگی میں اب تک ایک بھی ایسی مثال سامنے نہیں آئی- میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ان کو ملنا ایک اعزاز ہوتا تھا- ان کی انسانیت اور حسن اخلاق کا جوہر نمایاں تھا- کھوٹ نام کی کوئی چیز ان میں نہ تھی- انہوں نے جن ججوں کو ناقابل سمجھا صاف طور پر اس کا اظہار کیا- انہوں نے courtesy یعنی دوسروں کا انتہائی خیال رکھنے کی صفت کے باوجود کبھی کسی نااہل کو اہل نہیں کہا- ڈپلومیٹ ہوتے ہوئے بھی جھوٹ کو سچائی نہیں کہا- اور کبھی کسی انسان کو اس کی تنخواہ' غربت یا بنیادی مقام سے نہیں ناپا تولا- یہ ناپ تول ان کے ذہن میں تھا ہی نہیں- ان کے ذہن میں تو انسانیت' خلوص اور غریب نوازی تھی-"

(انصار اللہ ص 39)

(ر) جناب سید افضل حیدر صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت چوہدری صاحب کی وفات پر تعزیتی کتاب کے لئے مندرجہ ذیل تحریر رقم فرمائی-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاہور
یکم ستمبر 1985ء

1947ء سے قبل اور اس کے بعد چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ بیرون ممالک میں قانونی' آئینی اور سیاسی سطح پر بھرپور کردار ادا کیا- اعلان تقسیم ہندوستان کے فوراً بعد قائداعظم محمد علی جناح کے معتمد خاص کی حیثیت سے آپ نے مسلم لیگ کا موقف باؤنڈری کمیشن کے سامنے نامساعد حالات کے باوجود اپنی مخصوص قانونی مہارت اور جانفشانی سے پیش کیا- اسی طرح عالمی اداروں میں مسئلہ کشمیر کی عمدہ نمائندگی کی- جمہوری اقدار' حقوق انسانی' شخصی آزادیوں اور حق خود ارادیت کے اصول سے وابستگی کی بناء پر فلسطین' لیبیا' الجیریا اور تیونس کی آزادی کے لئے بھی عالمی اداروں میں چوہدری صاحب کی مساعی تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں- عالمی عدالت انصاف کی صدارت اور جنرل اسمبلی کی صدارت کا ایک فرد میں اکٹھے ہونے کا منفرد اعزاز صرف چوہدری صاحب ہی کے حصہ آیا- عالمی سطح پر آپ کی صلاحیتوں کا اس سے بڑھ کر اور کیا اعتراف ہو سکتا ہے- خطہ پنجاب کے عظیم فرزند چوہدری محمد ظفر اللہ خان اپنی ذات میں انجمن تھے اور ان کی شخصیت ایک عہد تھی- مجھے چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھنے کا اعزاز حاصل ہے- جرات اور خود اعتمادی' انکساری' تقویٰ اور اللہ پر بھروسہ' حقوق العباد کا شدت سے احساس' دوسروں کی عزت نفس کو برقرار رکھنے کی خاصیت' بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں کے ساتھ انتہائی شفقت اور قادر الکلامی چوہدری صاحب کی شخصیت کے اہم عناوین ہیں- مرحوم نے زندگی کے انعام کو شعوری طور پر اس نظم و ضبط سے گزارا کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے خالق کے حضور تحدیث نعمت بن گیا-

موت کے متعلق ان کا نقطہ نظر مثبت اور Robust تھا- ان کے نزدیک موت سب سے پیاری ہستی کی طرف سے بلاوا تھا- آج ہم سب کی موجودگی میں موت سے ناطہ جوڑ کر اور سب ناطے توڑ کر اس پیاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے سفر آخرت پر روانہ ہو گئے ہیں

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی آغوش میں جگہ دے- آمین

سید افضل حیدر

(انصار اللہ ص 41)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(س) مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) شیخ شوکت علی صاحب سابق جج لاہور ہائی کورٹ فرماتے ہیں۔

"مجھے چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے ملنے کا ایک دو بار ہی اتفاق ہوا ہے تاہم میں نے ان کی لکھی ہوئی کئی کتابیں پڑھی ہیں۔

69-1968ء میں مسٹر جسٹس افضل چیمہ نے چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے اعزاز میں کھانے کی ایک دعوت دی اس میں میں بھی شامل تھا۔ اس ملاقات میں مجھے دو ڈھائی گھنٹے تک ان سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں ویسا ہی پایا جیسے ان کے بارے میں سنا اور پڑھا تھا۔ وہ مجھے کسی ولی بزرگ کی طرح نظر آئے جن میں سادگی اور سچائی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ چوہدری صاحب کی یہی خصوصیات تھیں جن کی وجہ سے جناب قائداعظم محمد علی جناح نے انہیں باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کا کیس پیش کرنے کے لئے منتخب کیا۔ میں نے اس کیس کا جتنا مطالعہ کیا ہے میں نے انہیں ایک حقیقی محب وطن اور حقیقی پاکستانی پایا ہے۔

چوہدری صاحب کی سادگی اور عاجزی ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ اعلیٰ ترین عہدوں پر رہے وہ نہایت ہی عاجز اور منکسرالمزاج شخص تھے۔ اگر ہمارے ملک کے تمام افسران اور اعلیٰ ترین عہدے رکھنے والوں میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو ہمارے ملک کا نقشہ ہی بدل سکتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت کم آتے ہیں اور بہت کم ہوتے ہیں جو ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ صرف پاکستان کے اعلیٰ ترین قانون دان تھے بلکہ دنیا بھر کے اعلیٰ ترین قانون دانوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اللہ لوک بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں جھوٹ جن کے قریب بھی نہیں گیا ہوتا۔ میں ہمیشہ ان کی ذات سے متاثر رہا ہوں اور میں یہ بات اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں کہ میں نے دو ایک دفعہ ان سے ملاقات کی سعادت حاصل کی ہے۔ جہاں تک ان کی کتب کا تعلق ہے ان کی خود نوشت سوانح حیات 'تحدیث نعمت' ایسی چیز ہے کہ ایک دفعہ اسے پڑھنا شروع کر دو تو ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ میں نے ان کی یہ کتاب ایک ہفتہ کے اندر ختم کر دی تھی۔ اس کتاب نے مجھ پر نہ ختم ہونے والا تاثر چھوڑا ہے۔ جس طرح انہوں نے واقعات بیان کئے ہیں مثلاً اپنی والدہ کا ذکر' ان کی وفات کا ذکر بہت ہی متاثر کرنے والے واقعات ہیں۔ انہوں نے اس میں صرف سچ لکھا ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اپنی کمزوریاں بھی بیان کی ہیں اور اچھائیاں بھی گنوائی ہیں۔ یہ بات وہی کر سکتا ہے جو سرتاپا سچائی کا مجسمہ ہو۔"

(انصار اللہ ص 42'41)

(ص) جناب احمد سعید کرمانی کا بیان کردہ ایک واقعہ

"67-1966ء کی بات ہے۔ ہائی کورٹ کا صد سالہ جشن تھا دنیا بھر کے بڑے بڑے قانون دان آئے ہوئے تھے۔ میں اس وقت مغربی پاکستان کا وزیر خزانہ' اطلاعات اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا وزیر تھا۔ مندوبین کے اعزاز میں ایک روز شاہی قلعہ میں کھانا دیا گیا۔ صدر ایوب خان کے عروج کا دور تھا۔ صدر ایوب بھی تقریب میں شامل تھے۔ ہر شخص اس کوشش میں تھا کہ صدر ایوب کا قرب حاصل کرے۔ اتفاق سے میری سیٹ چوہدری صاحب کے ساتھ تھی۔ کھانے کے فوراً بعد صدر ایوب خان صاحب سب لوگوں کو نظرانداز کر کے سیدھے چوہدری ظفراللہ خان کی طرف آئے۔ چوہدری صاحب صدر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ایوب خان نے چوہدری صاحب کے پاس آ کر اپنی ہزارے کی پنجابی زبان (ہندکو) میں چوہدری صاحب کو مخاطب کیا اور کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ پاکستان سے باہر جانے سے پہلے مجھے ملاقات کا وقت دیں۔ چوہدری صاحب نے کہا جی بہت اچھا! صدر صاحب نے کہا کیا میں سمجھ لوں کہ آپ مجھے ملے بغیر نہیں جائیں گے۔ چوہدری صاحب نے کہا جی میں مل کر جاؤں گا۔ تب صدر صاحب کی تسلی ہوئی اور وہ واپس اپنی جگہ پر گئے۔ یہ تھی ایوب خان کی چوہدری صاحب سے عقیدت"

(انصار اللہ ص 52)

(ط) پاکستان کے مشہور ادیب' نقاد اور مورخ مولانا رئیس احمد جعفری نے اپنے رسالہ "ریاض" نومبر 1954ء میں لکھا۔

"چوہدری صاحب ذاتی اعتبار سے بھی بڑی خوبیوں کے مالک ہیں........ چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ "گمراہ" اور "کافر" شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔"

("ریاض" نومبر 1954ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص 26'27)

(ع) "بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مورخہ 27 دسمبر 1947ء کو چوہدری محمد ظفراللہ خان کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ اس تقرر سے قبل چوہدری صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اگر آپ کو میری لیاقت اور دیانت پر پورا اعتماد ہے تو میں وزارت کے علاوہ کسی بھی اور حیثیت میں پاکستان کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں قائداعظم کا جواب صرف یہ تھا کہ تم پہلے شخص ہو جس نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم عہدے کے طلبگار نہیں ہو۔ (ترجمہ)

(افتتاحیہ سول اینڈ ملٹری گزٹ 12۔ اگست 1952ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص 28)

(ک) حضرت چوہدری محمد ظفراللہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں کبھی کسی کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوا خواہ کوئی حکومت ہو یا ایک بادشاہ یا رعایا سوائے اس کے کہ جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے اور چونکہ میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں میں کسی دوسرے کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا۔"

پھر فرمایا۔

"میں نے ہرگز کبھی کسی کے پاس کسی عہدے یا مرتبے کے لئے درخواست نہیں کی۔ وزارت خارجہ مجھے پیش کی گئی جیسا کہ میں غیر منقسم ہندوستان میں اس عہدہ پر فائز تھا۔ اور مجھے اس عزت افزائی کا فخر ہے کہ جو مجھے پاکستان کی تاریخ کے ایسے نازک مرحلے پر اس کی حقیری خدمت کا موقع دینے سے کی گئی ہے۔"

(اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور 25 مارچ 1985ء بحوالہ شحیذ الاذہان ص 28)

سچ ہے۔

ظفراللہ خان- قائد اعظم کا دست راست
عالم پہ اپنی دھاک بٹھا کر چلا گیا

☆☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 32096 میں قانتہ صدیقہ بنت ظفر محمود احمد ظفر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 157/G T R باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ صدیقہ 157 جی ٹی آر باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 احمد عرفان مربی سلسلہ وصیت نمبر 25690 گواہ شد نمبر2 ظفر محمود احمد ظفر وصیت نمبر 24357۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32097 میں خورشید بیگم زوجہ ممتاز علی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اصل گرو کے ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی 9 تولہ مالیتی۔/45000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/500 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 روپے ماہوار بصورت پسراں مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید بیگم ساکن اصل گرو کے ضلع لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد سیکرٹری مال ضلع لاہور وصیت نمبر 19473 گواہ شد نمبر2 ممتاز علی اعوان خاوند موصیہ اصل گرو کے ضلع لاہور۔

مسل نمبر 32098 میں نعیمہ نیرہ زوجہ داؤد احمد شاکر قوم راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی ایک تولہ 9 ماشے مالیتی۔/9200 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم مالیتی۔/1500 روپے۔ 3- مکان ذاتی مالیتی۔/200000 روپے۔ 4- اور گریجوائٹی مبلغ۔/240000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نعیمہ نیرہ 299 زیڈ ہاؤسنگ کالونی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 نعیم اکرم طاہر باجوہ وصیت نمبر 28245 گواہ شد نمبر2 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531۔

مسل نمبر 32099 میں طاہرہ بیگم زوجہ صادق علی قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گورنمنٹ زرعی فارم ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر۔/5000 روپے۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی۔/27500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ بیگم گورنمنٹ زرعی فارم P/O فاروق پورہ ضلع ملتان گواہ شد نمبر1 قاضی جمیل احمد وصیت نمبر 18340 گواہ شد نمبر2 صادق علی مسل نمبر 31706 خاوند موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکی کمانڈو نہ اڈہ
دفتر خارجہ کے ترجمان نے واضح کیا ہے کہ پاکستان کے شمال مغربی علاقوں میں نہ کوئی امریکی اڈہ ہے اور نہ کوئی امریکی کمانڈو ہے۔ اخبارات میں ایسی خبریں محض تخیل کی پیداوار ہیں۔

افغانستان میں پھر لڑائی
افغانستان میں پھر لڑائی چھڑنے سے اقوام متحدہ کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ بحران پر غور کرنے کے لئے نیویارک میں پاکستان سمیت سکس پلس ٹو گروپ کا اجلاس ہوا۔ امریکہ کھلی منڈیوں اور وسط ایشیائی ریاستوں کی گرم پانیوں تک رسائی کے لئے مسئلہ افغانستان حل کرنا چاہتا ہے امریکہ کو یہ گوارا نہیں کہ وسط ایشیائی ریاستیں ایران کا روٹ استعمال کریں۔

نیٹو کی زمینی افواج کوسوو کے قریب
نیٹو نے اپنی زمینی فوجیں کوسوو کے قریب متعین کر دی ہیں۔ امریکہ کے اپاچی ہیلی کاپٹر البانوی سرحد پر کوسوو کے قریب متعین نیٹو فوج کی مدد کریں گے۔ امریکی سینٹ سے فنڈز کی منظوری کے ساتھ ہی کوسوو پر حملہ ہو سکتا ہے۔ نیٹو کے طیاروں نے بلغراد' نیس اور نووی سعد شہروں پر بمباری کر کے پاور تنصیبات تباہ کر دیں۔

اسرائیلی طیاروں کے حملے
اسرائیلی طیاروں کے حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملوں سے 7- افراد ہلاک ہو گئے۔ اس سال اسرائیل اور حزب اللہ ملیشیا کے مابین جھڑپوں میں ایک ہی دن اتنے افراد کی ہلاکت کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔

اسرائیلی فلسطینی جھڑپیں
دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقے میں فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان جھڑپوں میں دو فلسطینی زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوجیوں نے فلسطینی مظاہرین کو تشدد کا نشانہ بنایا اور انہیں منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔

صومالی قزاق
صومالی قزاقوں نے 10- پاکستانی رہا کر دیئے۔ کینیا میں متعین پاکستانی سفیر اصغر قدوائی نے قزاقوں کے سرغنوں سے مذاکرات کئے چھ ماہ تک قزاقوں کی تحویل میں رہنے کے بعد بغیر تاوان ادا کئے رہائی ملی۔

چالیس ہزار میں سے صرف 120
گذشتہ دنوں کوسوو سے 120 سرب فوجی نکل کر نیس میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں چلے گئے۔ واضح رہے کہ کوسوو میں 40 ہزار سرب فوجی موجود ہیں۔

نیٹو طیاروں کی بمباری 100 ہلاک
گزشتہ روز نیٹو کے طیاروں سے بمباری میں ایک اور بڑی غلطی ہوئی۔ ان طیاروں کی بمباری سے 100 دیہاتی ہلاک ہو گئے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ درجنوں شدید زخمی ہوئے مجموعی طور پر 900 حملے ہو چکے ہیں۔ سرب دارالحکومت بلغراد سمیت متعدد شہر تاریکی میں ڈوب گئے۔ چینی سفارت خانے پر بمباری کے بعد یہ نیٹو کی شدید ترین بمباری ہے۔

جے للیتا پر کرپشن کے مقدمات
بھارتی امیلڈا مارکوس بھی گرفت میں آگئی ہے۔ جے للیتا پر بھی کرپشن کے مقدمات دائر کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتیں بنیں گی۔ سپریم کورٹ نے تامل ناڈو حکومت کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے۔ جے للیتا جس نے حالیہ واجپائی حکومت گرانے میں کلیدی کردار ادا کیا' اس پر 46 مقدمات ہیں۔

زلزلہ اور پھر آگ
یوپی (بھارت) کے زلزلہ سے تباہ شدہ علاقے کو جنگل کی آگ نے برباد کر دیا۔ وسیع پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقے کے مسائل میں خشک سالی نے اضافہ کر دیا۔ علاقے کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ کر دیا گیا۔

امریکہ کے خلاف چین کی کال
چین کے صدر جیانگ زیمن نے اپنے ملک اور بین الاقوامی برادری پر زور دیا ہے کہ امریکی تسلط کے خلاف متحد ہو جائیں۔ کلنٹن انتظامیہ دنیا کے مختلف خطوں میں فوجی اور سیاسی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ کشیدگی دور کرنے کے لئے مذاکرات ہونے چاہئیں۔

غیر معیاری بحث
روسی پارلیمنٹ میں صدر یلسن کے مواخذہ پر بحث کا انداز غیر معیاری رہا جس سے صدارتی مشیر مطمئن ہیں۔ مواخذہ کی کامیابی کے لئے سپریم کورٹ اور آئینی عدالت کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

سیرالیون میں خانہ جنگی
مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں خانہ جنگی کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ کئی بستیاں تباہ ہو گئیں۔ 125- افراد مارے گئے۔ دارالحکومت کی بڑی چھاؤنی سے باغیوں کو کچلنے کے لئے فوجی کمک اور بھاری اسلحہ بھیج دیا گیا۔

انتخابات کا بائیکاٹ
مقبوضہ کشمیر میں آل پارٹیز حریت کانفرنس نے کہا ہے کہ کشمیری بھارت کے عام انتخابات میں ہرگز حصہ نہیں لیں گے۔ ہیگ کے حوالے سے بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی خبر بے بنیاد ہے۔

سپورٹس کی خبریں

ورلڈ کپ شروع ہو گیا
ون ڈے کرکٹ کا ساتواں ورلڈ کپ انگلینڈ میں شروع ہو گیا۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے افتتاحی خطاب کیا۔ پہلے میچ میں انگلینڈ نے دفاعی چیمپئن سری لنکا کو 8 وکٹوں سے ہرا دیا۔ سری لنکا کی بیٹنگ فلاپ رہی۔ ایک مرحلے پر 65- رنز پر 5 وکٹیں گر چکی تھیں۔ انگلینڈ نے جوابی طور پر مطلوبہ سکور 205 رنز آسانی سے پورا کر لیا۔ ابھی اسکی آٹھ وکٹیں باقی تھیں۔ کپتان ایلک سٹیورٹ نے شاندار 88- رنز بنائے۔ جبکہ گریم ہک 73 پر ناٹ آؤٹ رہے۔ پہلے میچ میں کوئی سنچری نہیں بنی جبکہ تین نصف سنچریاں بنیں۔

ورلڈ کپ۔ سینما ہال خالی
ورلڈ کپ کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہندوستان کے سینما گھر خالی ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ ورلڈ کپ کے دوران بھارتی فلم انڈسٹری کو ڈیڑھ ارب روپے کا نقصان ہو گا۔

دنیا کا تیز ترین باؤلر
پاکستان کا اہم ہتھیار شعیب اختر ہیں جن کی رفتار اس وقت دنیا میں سب سے تیز ہے۔ ماضی میں تیز ترین گیند آسٹریلیا کے جیف تھامسن نے پرتھ میں 1975ء میں 75ء99 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پھینکی تھی۔ جو عالمی ریکارڈ ہے۔

بقیہ صفحہ 8

یوم آزادی صحافت
یوم آزادی صحافت پر لاہور اور پشاور میں احتجاجی مارچ کیا گیا۔ مختلف شہروں میں اس حوالے میں سیمینار منعقد ہوئے۔ سیاستدانوں نے بھی خطاب کیا۔ مصطفیٰ کھر نے دلچسپ تجویز پیش کی کہ مطالبات تسلیم ہونے تک حکمرانوں کی تصاویر شائع نہ کی جائیں۔

حکومت کے خلاف لکھنے کی سزا
حسین حقانی نے کہا ہے کہ میری گرفتاری حکومت کے خلاف لکھنے کی سزا ہے۔ حکمران ولائی کیمپ کے راستے پر چل نکلے ہیں۔

حسین حقانی نواز حکومت کے ماضی کے اطلاعات کے ماہر اور سیکرٹری اطلاعات رہے ہیں۔

بینظیر پاکستان آئیں گی
بینظیر بھٹو کے وکیل اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو اپنی سزاؤں کے خلاف اپیل دائر کرنے پاکستان آئیں گی تاہم انہوں نے وقت کا تعین نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے ڈپٹی رجسٹرار کے اعتراض کے خلاف سپریم کورٹ کورٹ میں جلد اپیل دائر کر دی جائے گی۔

فیصل آباد کے 900 ملازمین
فیصل آباد کی میونسپل کارپوریشن کے 900 ملازمین کی برطرفی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ ان کی جگہ میئر گروپ کے آدمی بھرتی کئے جائیں گے۔

فنڈ بٹورنے والی این جی اوز
پنجاب اور آزاد کشمیر کی حکومت نے مل کر کشمیری مہاجرین کے نام پر فنڈز بٹورنے والی این جی اوز پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اداروں کی کثیر تعداد لوگوں کو جذباتی اور بلیک میل کر کے پیسے اور سامان بٹور رہی ہے۔

خودکشی کی دو کوششیں ناکام
دو افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی مگر بروقت کارروائی سے ان کی جانیں بچا لی گئیں۔ ایک نے پھانسی لینے کی کوشش کی دوسرے نے زہریلی گولیاں کھا کر مرنا چاہا تھا۔

نئے بجٹ کے اندازے
نئے بجٹ کے بارے میں جو اندازے قائم کئے جا رہے ہیں اس کے مطابق پاسپورٹ فیس اور غیر ملکی سفر پر ٹیکس بڑھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ گیس بھی مہنگی ہونے کا امکان ہے۔ زرعی ٹیکس کی شرح دگنی ہونے کا خیال ہے۔ ٹیکسوں کی مجموعی آمدنی میں 15 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔

موچی دروازہ
موچی دروازہ لاہور میں پاکستان عوامی اتحاد کے زیر اہتمام جلسے میں مقررین نے کہا کہ عوام بے نظیر کی نااہلی کا فیصلہ نہیں مانتے۔ چیف احتساب کمشنر کی بے بسی ہے کہ وہ نواز شریف کے خلاف 40 میں سے کسی ریفرنس کی سماعت نہیں کر سکتے۔ جلسہ سے نوابزادہ نصراللہ' امین فہیم' مصطفیٰ کھر' حامد ناصر چٹھہ اعتزاز احسن اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

منظور وٹو پر فرد جرم
زکوٰۃ فنڈ کے کیس میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ وکلاء سے ملاقات کے لئے ان کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ منظور وٹو نے مقدمہ کی نقول پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

مزید 5- افراد کی خودکشی
ملک بھر میں خودکشی کے واقعات میں مزید 5- افراد نے خودکشی کر لی۔ خودکشی کی وجوہات میں گھریلو جھگڑے' بے روزگاری اور پریشانیاں ہیں۔ ماں دو بیٹوں کو دریا میں پھینک کر خود بھی کود گئی۔ بچے ہلاک ہو گئے ماں کو بچا لیا گیا۔

خصوصی عدالتوں پر اعتماد نہیں
لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ عوام کو خصوصی عدالتوں پر اعتماد نہیں۔ معمول کا عدالتی نظام سو برس پرانا ہے۔ عوام کا اس پر اعتماد ہے۔ روزانہ درخواستیں آتی ہیں کہ انکے مقدمے خصوصی عدالتوں سے عام عدالتوں میں منتقل کئے جائیں۔ آج تک کوئی درخواست نہیں آئی کہ ہمارا مقدمہ خصوصی عدالت میں منتقل کیا جائے۔ فاضل عدالت نے یہ ریمارکس فوجی جوانوں کو زخمی کرنے کے الزام میں سزا پانے والوں کی اپیل کی سماعت کے دوران دیئے۔

طوفان اور پاؤ پاؤ کے اولے
جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گذشتہ روز جو طوفان آیا تھا اس میں ایک ایک پاؤ کے اولے پڑے۔ 6- افراد زخمی ہوئے' درجنوں بکریاں اور سینکڑوں مرغیاں ہلاک ہو گئیں۔ ربوہ اور دیگر مقامات پر چودہ گھنٹے بجلی بند رہی۔ پانی بھی بند رہا۔

آزاد کشمیر میں ہڑتال
آزاد کشمیر کے انتظامی افسران کی ہڑتال دوسرے دن بھی جاری رہی۔ انجمن قانون گویان و پٹواریاں نے حمایت کر دی۔ دفاتر میں کام مکمل ٹھپ رہا۔

سلطان گولڈن کا مظاہرہ
کار جمپنگ کے عالمی شہرت یافتہ ماہر سلطان گولڈن 25- مئی کو کار جمپنگ کا مظاہرہ کریں گے۔ جشن تکبیر کے حوالے سے وہ طویل عرصے کے بعد کار جمپنگ کا نئے انداز سے مظاہرہ کریں گے۔

شاعر کا نام
مورخہ 15- مئی 1999ء کے الفضل میں صفحہ نمبر 3 پر نشان راہ کے عنوان سے جو نظم شائع ہوئی ہے اس کے شاعر کا نام طباعت کی خرابی کی وجہ سے درست طبع نہیں ہو سکا۔ شاعر کا نام انوار احمد ہے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 15- مئی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
47- مئی- غروب آفتاب- 7-03
48- مئی- طلوع فجر- 3-32
18 مئی- طلوع آفتاب 5-07

سپریم کورٹ حملہ کیس سارے ملزمان بری

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے سپریم کورٹ پر حملہ کرنے والے تمام ملزمان کو بری کر دیا ہے۔ فاضل عدالت عظمیٰ نے کہا ہے کہ گواہوں میں اخلاقی جرات نہیں تھی یا پھر وہ سچ بول کر پھنسنا نہیں چاہتے تھے۔ کسی ملزم کو ملوث نہیں کیا گیا۔ مقدمے میں نامزد ملزمان مسلم لیگی اراکین پارلیمنٹ طارق عزیز' میاں منیر' اختر رسول' اختر محمود' چوہدری تنویر' سردار نسیم اور نواز شریف یوتھ فورس کے صدر شہباز گوشی بری ہو گئے۔ تین رکنی بنچ نے کہا کہ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ لوگوں نے آگے آ کر حملے میں ملوث کسی مخصوص شخص کے خلاف شہادت نہیں دی۔ 28- نومبر 1997ء کو ہونے والا حملہ عدلیہ کی آزادی سلب کرنے کے مترادف تھا۔ عدالت قائل ہے کہ سپریم کورٹ پر حملہ منصوبہ بندی کے تحت ہوا اور منصوبہ بھی مقامی سطح پر تیار نہیں ہوا۔ حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ اس قسم کے برے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا۔ عدلیہ کی حفاظت پارلیمنٹ کی طرح کی جائے۔

ایجنڈے کا بنیادی نکتہ

وزیر اعظم نواز شریف نے سنگاپور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ایجنڈے کا بنیادی نکتہ عدم توازن کو ختم کرنا ہے۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے انتہائی سازگار ماحول ہے۔ صنعتی و اقتصادی ترقی کی رفتار بڑھائی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے سنگاپور کے صدر اور نائب وزیر اعظم سے ملاقاتیں کیں۔ اور ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ بورڈ سنگاپور کا بھی دورہ کیا۔

شہباز شریف کے معاہدے

پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کوریا کے دورے کے دوران اربن ٹرانسپورٹ' لاہور رنگ روڈ' ایلیویٹڈ ایکسپریس وے کے لئے ڈائیوو سمیت اہم کمپنیوں سے معاہدے کئے۔ تین منصوبوں کی تکمیل پر 15- ارب روپے لاگت آئے گی۔ سو فیصد سرمایہ کاری کوریا کی حکومت کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے سیول میں تقریب سے خطاب کے دوران کہا کہ ان منصوبوں نے پنجاب میں بیرونی سرمایہ کاری کی راہیں کھول دی ہیں۔

جسٹس نجم الحسن کاظمی مستقل

بینظیر بھٹو کو نااہلی کی سزا دینے والے احتساب بنچ کے ایک رکن جسٹس نجم الحسن کاظمی کو صدر مملکت نے مستقل کر دیا ہے۔

غوث علی شاہ اور حلیم صدیقی کا گھیراؤ

سندھ مسلم لیگ کی تنظیم نو مسترد کرتے ہوئے سندھ مسلم لیگ کے صدر سید غوث علی شاہ اور صوبائی وزیر کیپٹن حلیم صدیقی کا گھیراؤ کر لیا گیا۔ ہزاروں مشتعل کارکنوں نے حلیم صدیقی کے گھر کا گھیراؤ کر کے نعرہ بازی شروع کر دی غوث علی شاہ کی گاڑی کو نرغے میں لے لیا سیاہ پٹیاں باندھے ہوئے کارکنوں نے لینڈ مافیا لیگ نامنظور کے نعرے لگائے۔

مدرسہ خمینیہ میں بم دھماکہ

تحریک جعفریہ کے مدرسہ خمینیہ واقع ماڑی انڈس میں بم کے دھماکے سے ایک طالب علم ہلاک اور 3- زخمی ہو گئے۔ پولیس اور مدرسہ کی انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ مدرسے میں کچھ نہیں ہوا۔

امریکہ کا دوبارہ مطالبہ

امریکہ نے ایک بار پھر فرائیڈے ٹائمز کے ایڈیٹر نجم سیٹھی کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے نجم سیٹھی کی اہلیہ جگنو سیٹھی سے بات چیت کی۔ بھارتی اخبارات میں جگنو سیٹھی کے بیانات اور انٹرویو کو بھرپور انداز میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ادھر سپریم کورٹ نے نجم سیٹھی کیس میں حکومت کو طلبی کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔

کلنٹن کا دورہ ملتوی ہو سکتا ہے

امریکہ نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر فرائیڈے ٹائمز کے ایڈیٹر نجم سیٹھی کو رہا نہ کیا گیا تو صدر کلنٹن کا دورہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ امریکہ نے پاکستانی سفیر کو طلب کر کے نجم سیٹھی کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا امریکی وزیر خارجہ نے نواز شریف سے فون پر رابطہ کیا۔ عالمی بنک کے صدر نے سیٹھی کی اہلیہ کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کا یقین دلایا۔

فوج کا نجم سیٹھی کے ٹرائل سے انکار

حکومت نجم سیٹھی کی گرفتاری پر شدید مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔ سرکاری ایجنسیاں ان کا بھارتی خفیہ اداروں سے رابطے کا ثبوت حاصل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ جی ایچ کیو اپنی اسی بات پر قائم ہے کہ گرفتار صحافی پر مقدمہ چلانے کی وجوہات موجود نہیں۔

باقی صفحہ 7 پر